سرو بستان دلبری یعنی بران شمشیرزن نے بتلایا روانہ ہوے یہان تک کہ اُس مرغزار نمونہ باغ
باغ شداد مین پہونچے ازبسکہ ایام بہارین نے اطراف بساط غبرا کو ریاحین سے مثل اختران چرخ
کے درخشندہ بنایا تھا اور برنگ قبہ خضرا کے پُراز کواکب فرمایا تھا فراش صبا نے بسیط زمین کو فرش
زنگار رنگ سے آراستہ کیا تھا اور نخلبند صنع قدرت نے چمن جہان کو گلہاے گوناگون سے پیراستہ
کیا تھا ایسے مقام دلکش مین کئی کوس کا ایک باغ سیر سلطان کے لیے تعمیر تھا اُسی کے ملحق نقل
گنبد سامری بہر پرستش بنائی ہی سواری بادشاہ کی اندر باغ کے آئی اور بیچ گلشن مین جو بارہ دری
جواہر جڑی بنی ٹھنی بنی سنوری تھی اُسکے کوٹھے پر تخت بچھا کر شاہ قرار پذیر ہوا اور سیر حدیقہ رشک دہ
ریاض بیدا کرتا تھا اللہ اللہ وہ نور کا تڑکا اور اسوقت اِن گلعذار نسرین بدنون کا اسما گلہاے
باغ جوبن اپنا دکھاتے تھے ادھر یہ سمن بو سرو قد جو اتراتے پھرتے تھے تو گویا باغ مین تازہ فصل
بہار نے گل کھلائے تھے چمن چمن سے پھولون کی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی نسیم مشکبار چار سو عطر
برساتی تھی کہ بہ مقتضاے مثنوی

مشاطۂ موسم بہاری	دکھلاتی تھی اپنی دستکاری	لوین ہر پھول بس رہا تھا
جوبن سب پہ برس رہا تھا	کنگھی کے شجر سے شانہ لیکر	سنبل بھی بنا رہا تھا گھونگھر
نرگس بھی لگا رہی تھی کاجل	عشق پیچان دکھاتا تھا بل	بیلے البیلے بن رہے تھے
کیلے بن ٹھن کے تن رہے تھے	مالن بھی صبا چمن تھے مالی	پھولون کی لگا رہی تھی ڈالی
سمتی بھی دلھن بنی ہوئی تھی	جوہی گویا چھوئی موئی تھی	شرما کے لجاے تھا لجالو
سر اپنا جھکاے تھا لجالو		

اُسوقت ڈوپٹے کی گاتیان باندھکر وہ سب خورشید رخسار
سمت فلک اُڑین ادھر تو آفتاب بلند ہو رہا تھا ادھر یہ مہر پیکر زرین لباس جو پرواز کنان ہوئین
گویا ہزارون آفتاب آج کے دن نکل آئے اور یہ زمین کے چاند فلک پر پہونچے تھے کوئی ماہرو پانچ
کوس بلند ہوئی اور کوئی سنا ملا پھر اس سے اونچی نکل گئی کوئی تین کوس پر جا کر ٹھہرانے لگی یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ایوان چرخ زبرجدی مین قندیلین لٹکائی ہین یا حورین جنت سے اُتر کر بہر سیر بروے ہوا
آئی ہین جب سب نے پرواز کی ملکہ گوہر افشان بلند پرواز ہر ایک سے زیادہ بلند ہوئی کہ جلیسا حسر
دوربین بحر کی لگا کر دیکھتے تھے لیکن نظر نہ آتی تھی ہر سمت غلغلہ تحسین و آفرین بلند تھا اُسوقت کوکب نے
بران شمشیرزن سے کہا اے فرزند تم بھی اپنی تیزی دکھاؤ اور آج اسقدر بلند ہو کہ طلسم ہوشربا سے
کوئی نشانی لاؤ بران نے حسب ارشاد پدر دوپٹے کی گاتی باندھکر اپنے جوڑے کو کھولا اور اختر مروارید

اَر یہ موتی گنبد سامری کا ہی ہزار در ہزار سحر اس سے پیدا ہوتے ہین اور ساحران عالم پر جس کے
پاس یہ موتی ہو وہ غالب رہتا ہی نکالکر ہاتھ پر رکھا ضو اُسکی شکل شعاع آفتاب کے پھیلی اس نے انگلی
سے اشارہ کیا کہ وہ شعاع چراغ کی لو کی طرح کٹنے لگی اور زمین پر چھپے ہوکر گرتی تھی عجب نیرنگ اسوقت
ظاہر تھا گویا ستارے ٹوٹ کر گر رہے تھے اتنی لو کاٹین کہ زمین سے بڑھتے بڑھتے آسمان تک ایک
لڑی موتی کی بندھ گئی پھر تو وہ گوہر تابندہ سحر حسن لڑی تمام کرلی اختر مروارید سے لو بن کر گر رہی
تھین اور زمین تک آتے آتے وہ موتی ہو جاتی تھین کیا سیر ہو رہی تھی کہ ہر دوسے ہوا ہزارون مشعل
اور چراغ روشن تھے یا ستارے ٹوٹتے تھے اور زمین پر موتی برستے تھے اور لڑیان موتیون کی زمین
سے آسمان تک بندھتی تھین یہ ظاہر تھا کہ مشاطہ قدرت نے موتی کا سہرا افلاک کے سر پر باندھا
ہوا تھین لڑیون مین وہ مہر سپہر خوبی بال شوق کھولے بلند ہوتی جاتی تھی اور اپنے رخسار تابناک سے
خورشید درخشان کو شرمندہ فرماتی تھی یا دام زلف مین خاطر خلقت ہوائی پھنسا کر برباد کرتی تھی
واہ واہ اور اہا ہا کا شور چار طرف سے برپا تھا اور ہر کہ دمہ اوپر ہی کو دیکھتا تھا کہ **مثنوی**

فرصت جو ذرا ملی خدا ساز	شہپر مین بھری ہواے پرواز
چاہا سیر جہان کو دیکھون	کیفیت آسمان کو دیکھون
اُٹھی وہ نہال درد و بیمار	پران ہوئی شکل رنگ رخسار
جلد اُڑکے وہ دود آہ کیطرح	گردون پہ گئی نگاہ کی طرح
پرواز کا حوصلہ نکالا	دیکھا چپ و راست زیر و بالا

جسدم بلند اس درجہ ہوئی کہ گیتی برابر دانہ خردل کے نظر آنے لگی کہ **بیت**۔

پھر بر و بحر کا نظر آنا محال تھا	سارا سواد چہرۂ لیلےٰ کا خال تھا

اس بلندی پر مانند نسیم یا مانند خورشید وہ رشک ناہید ٹھہراتی اور بیک نگاہ دوڑا کر تمام عالم کی
خبر گیران ہوئی طلسم آئینہ و طلسم ہزار برج و **طلسم سوسن** و **طلسم ہوش رُبا** سب پیش نگاہ
تھے ہر سمت کی سیر کرتے کرتے طلسم ہوشرُبا مین نیا تماشہ نظر آیا یعنے ایک طلائی جال کو بردے
ہوا اتنا دیکھا کہ سرا اُس کا گنبد نور مین بندھا ہی اور دوسرا دریاے **خون روان** کے قریب ایک
بارگاہ کے کلس سے اٹکا ہوا ہی اور ہزارہا آدمی اُسمین لٹکتا ہی بعض اس مین سسکتے ہین بعض کا دم
گھٹتا ہی بعض تڑپ کر مر گئے ہین اور ایک میدان مین لشکر اترا ہی چہرا چوکی معین ہی سوتیان کھڑی
ہوئی ہین جلاد با شمشیر برہنہ کھڑے ہین ایک شور مچا ہی یہ دیکھکر حیران ہوئی کہ ماجرا کیا ہی اور آگے

بڑھی ناگاہ نگاہ اسکی عمرو پر پڑی ایک شخص عجیب الخلقت کو جال مین لٹکے دیکھا سمجھی یہ کوئی طلسمی جال مین پھنس گیا ہی جب تو شکل عجیب اسکی ہی کہ تو مڑی سا سر زیرہ کی ایسی آنکھین کلچہ کی طرح گال موتی کی طرح دانت منھ گردن پھنسنے سے جو کھلا ہی تو ظاہر ہین گردن تاگے کے مانند ہی رسی کی طرح ہاتھ پانون ہین چھ گز کا دھڑ نیچے کا ہی تین گز کا دھڑ اوپر کا ہی یہ دیکھکر سوچی کہ اس بیچارے کو اس آفت سے چھڑانا چاہیے اور یہی نشانی اس طلسم کی اپنے باپ کے پاس لیجانا چاہیے ایسا کچھ دل سے سوچکر اختر مرادید کی لو کھڑے کھڑے بروے ہوا کاٹی اور اتنی لوین جمع ہوئین کہ آفتاب اکٹھا ہوکر بن گئین اس آفتاب مین غائب ہوکر یہ بھی چلی جال مین جو لوگ پھنسے تھے وہ گویا دل سے دعا اپنی رہائی کی مانگ رہے تھے زبان حال سے کہتے تھے کہ اے خالق خیط الابیض من خیط الاسود ہمکو اس دام بلا سے رہائی دے کہ بمقتضاے

نظم

یارب ترے انس وجن ہین سب ہین — ہین انس کی جن سے ساری زمین
ہر نخل مین گل ہی گل مین بو ہی — ہر بو مین جو لطف ہی وہ تو ہی
تو چشمۂ چشم انس وجان ہی — چشمہ ترے فیض کا روان ہی
غائب قدرت سے تیری موجود — نابود ہو بود بود نابود
چھوٹا ہو بڑا بلند ہو پست — ہو ہست سے نیست نیست سے ہست

اسی ہنگام مین کہ خورشید حیات ان کا لب بام تھا وہ ماہ تمام آفتاب بنی ہوئی جال پر آکر ٹھہرائی ورگرمی آفتاب سحر کی جو تیری کڑیان جال کی پھکنے لگین اور آفتاب یکایک شق ہوا بران ظاہر ہوکر مثل شہباز کے گری عمرو جال سے چھوٹ کر گرا چاہتا تھا کہ بھاگون کہ اسنے پنجے مین دابا اور سنبھل کر جایا چاہتی تھی کہ جال کی کڑی ٹوٹنے سے تمام مقید پستی کی طرف چلے لیکن گردن ہر ایک کی پھنسی رہی کیونکہ سب کڑیان تو اسکی درست تھین اور غربال جسکا یہ سحر ہی وہ بھی زندہ ہی یہ سبب کیونکر رہا ہوتے دوسرے یہ کہ اسکو صرف لیجانا عمرو کا منظور تھا اس لیے جال کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کیا الحاصل جال جیسے ہی گرنے لگا ساحرون نے غوغا مچایا افراسیاب دوڑا اور اڑکر جتنا جال کہ ٹوٹ گیا تھا اسکو تو چھوڑ دیا اور جو دو ایک قیدی اس ٹکڑے مین تھے وہ جو گرنے لگے سحر پڑھا کہ پنجون نے سحر کے انھین روکا باقی دوسرا سرا جال کا شاہ طلسم نے روک کر نعرہ کیا اے غربال جلد وہ ایک طرف سے اڑکر آیا اور جال کو روکا شاہ طلسم جال اسکو دیکر آفتاب کی طرف جھپٹا بران کچھ دور گئی تھی کہ اسکو جاکر گھیرا اور شاہ کے آنے سے بہت سے ساحر دوڑ پڑے بران نے مروارید

کی ہوین جو کاٹین وہ شعلہ بنکر ساحرون پر گرین کہ اُن کا رخت ہستی جلنے لگا اور ساحرون کے مرنے کا
غل برپا ہوا آگ پتھر برسنے لگے لیکن شاہ جادوان اژدر بنکر بران پر چلا اور قلاب آتشین ایسے چھوڑے
کہ اس موذی کے ہاتھ سے خدا کی مار وہ سرا پا مار زخمی ہوئی اثر آتش دہن اژدر کے چھالے جسم میں
پڑے لیکن جی کڑا کر کے عمرو کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اختر مروارید شاہ طلسم پر کھینچ مارا وہ بھی جست کر کے
الگ ہوا اگر پڑ جاتا تو سینہ توڑ جاتا مگر اُسکی صنو پڑنے اور پاس کے نکل جانے سے افراسیاب اژدر
سے بصورت اصلی ہوگیا بران نے اڑ کر اپنا موتی پھر ہاتھ مین روکا اور شاہ کمند سحر لیکر اسکی سمت چلا
اسنے سحر پڑھکر دستک دی کہ دو پتلے باور کے اڑتے ہوے آئے اور شاہ کے ہاتھ مین لپٹ گئے
افراسیاب نے انگلیان چمکائین کہ بجلیان تڑپ کر پتلون پر گرین دونون جل گئے صدا آئی کہ
حق نمک کوکب سے ہم ادا ہوے شاہ طلسم پھر کمند لیکر دوڑا از بسکہ یہ بادشاہ شہنشاہ جادوان اور
مالک طلسم ہی بران اسکی ہمسر نہین اب کی کمند کا وار نہ رد کر سکی اُسنے کمند مین اسکو پھانسا مگر
ایسی زبردست یہ ساحرہ ہی کہ تڑپ کر نکل گئی حلقے اُس نے کمند کے توڑے اور کمند کے ڈورے تمام
اعضا مین پیوست ہو گئے خون سارے جسم سے جاری ہوا اور جا بجا بدن فگار ہو گیا ادھر افراسیاب
نے کھینچا اس طرف اسنے زور کیا پھر یہ عورت نازک اندام وہ مرد قوی بازو آخر کھنچتی ہوئی چلی لیکن اب
حال سُنیئے کہ کوکب جب اُڑی ہوئی بیٹی کو عرصہ گذرا اور اُتر کر نہ آئی عقل سے دریافت کیا کہ شاید
بہت جو بلند ہو گئی ہی فرط نزاکت سے تھک کر کہین گری ہی بیہوش ہو گئی ہی یا کوئی اور آفت
مین مبتلا ہوئی ہی اگر کسی کو حکم دون کہ خبر لائے تو کوئی اتنا بلند اُڑ نہ سکیگا لازم ہی کہ مین خود پرواز
کرون یہ سوچکر تخت سے جست کر کے اُڑا اور جب بروے ہوا بلندی پر پہونچا ہر سمت نگران تھا
طلسم ہوشربا مین ایک ہنگامہ برپا دیکھا کہ بیٹی میری کمند مین پھنسی ہی اور ساحر گھیرے ہین
افراسیاب سے لڑائی پڑی ہی دیکھتے ہی مثل شعلہ جوالہ کے بسرعت تمام تر طلسم مین افراسیاب
پر آ گرا اور ایک برق بنکر سر پر چمکا افراسیاب گھبرایا اسنے اپنی شبیہ کا پتلا سامنے چھوڑ دیا کوکب جو
بجلی بنکر گرا پتلے کے دو ٹکڑے کیے اور کمند سحر کو جلا کر بران کو نجات دی کہ یہ سنبھل کر عمرو کو لیکر اپنے
گھر گئی اس اثنا مین افراسیاب پھر پیدا ہوا اور برق سُرخ رنگ بنکر کوکب پر آ گرا اسنے بھی
اپنی صورت کا پتلا سامنے کیا آپ غائب ہوا برق سرخ جو گری کوکب نقلی کے دو ٹکڑے ہوے
افراسیاب سمجھا کہ مین نے مار لیا ایک بار پشت پر نعرہ ہوا کہ منم کوکب اُسوقت افراسیاب نے
اپنے بازو پر سے اکہ سامری کا کھولا ادھر کوکب نے سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک پتلا آئینہ جمشیدی

لیکر آیا اس اثنا مین افراسیاب نے اسکے سامنے کوکب کے کردیا کوکب نے بھی فی الفور آئینہ روبروے افراسیاب
کے کیا اسکے عکس سے کوکب کو بیہوشی چھائی اور آئینہ دیکھنے سے افراسیاب پر غفلت اور غشی طاری
ہوئی دونون چکر کھاتے سمت زمین چلے تھے کہ تیلے طلسمی زمین سے نکلے اور کچھ تیلے لباس زرین پہنے
مرکبہاے پرندہ پر سوار طلسم کوکب کی طرف سے آئے تینون نے افراسیاب کو روکا اور سوارون
نے کوکب کو سنبھالا اسوقت تیلے دونون بادشاہون کو ہوشیار کیا چاہتے تھے کہ یکایک پھر زمین
شق ہوئی اور ایک مچھلی نے کہ مانند زمرد کے سارا جسم اسکا تھا سر نکالا یہ نانی افراسیاب کی ماہی
زمرد رنگ ہی بارہا ذکر اسکا بیشتر کیا گیا ہی اسوقت اسنے منھ پھیلا کر اژدر کی طرح افراسیاب کو نگلا
اس اثنا مین سواران طلسمی کوکب کو ہوشیار کر چکے تھے کہ ماہی نے پکار کر صدا دی کہ بیٹا کوکب
یہ لڑائی بکھیڑا کیسا ہی کوئی اپنے بھائی سے لڑتا ہی آپس مین فساد کرتا ہی اسنے بہت برا کیا جو تمھاری
دختر پر کہ بجاے لڑکی کے ہی ہاتھ اٹھایا مین لیے جاتی ہون افراسیاب کو بھی سمجھاؤنگی اور بیٹیا
تم بھی سدھارو یہ کہکر غائب ہوگئی کوکب بھی اپنے طلسم کو گیا بعد کچھ عرصے کے اسی باغ مین کہ
جہانسے اڑا تھا آیا یہان تمام سردار فلک سے اترکر منتظر تھے سب نے استقبال کیا کوکب تخت پر
متمکن ہوا لیکن بران نے عمرو کو لاکر زمین پر ڈالدیا تھا اور اپنے مرہم سحر لگا کر حواس درست کرکے
حلقے جال عمرو کے گردن سے نکالے اور مرہم لگایا عمرو کی آنکھین فرط ضعف سے بند تھین اسوقت
کچھ افاقہ ہوا اور دلکو چین ملا تا دیر آنکھ بند کیے پڑا رہا اس اثنا مین کوکب آکر سریر جلوہ گر ہوا
بران نے پہلے کیفیت جنگ پوچھی مزاج کا حال دریافت کیا پھر عرض پیرا ہوئی کہ اے پدر عالی گہر
یہ مجرم ہین اسلیے لائی ہون کہ آپ ملاحظہ فرماکر تبلائیے کہ یہ انسان ہی یا حیوان ہی طائر یا دیو تھیا ہی
یا مرجیا جن ہی آخر کون اور کیا ہی اور افراسیاب نے اسکو کس لیے قید کیا تھا اور پھر اسکے رہا ہونے
مین ایسا کیون ناراض ہوکر لڑا کوکب نے اسکے التماس کرنے سے عمرو کی جانب بغور دیکھا اور اہل دربار
سے کہا پہچانو تو یہ کون ہی سب صورت عمرو کی دیکھکر ہنسنے لگے اور اپنی عقل آرائی سے کسی نے کہا
کہ یہ طائر سحر شاہ طلسم ہی کوئی خطا اس سے ہوئی ہوگی اس وجہ سے افراسیاب نے اسکو قید کیا
تھا کوئی بولا یہ بردہ ظلمات کی بلا ہی بادشاہ اسکو مطیع کرنا چاہتا ہوگا غرضکہ اسی طرح سب سخن سنج
تھے کہ کوکب نے فہیم فاروس سے کہا تم بتاؤ کہ یہ کون ہی کیونکہ تم کاہن اور ساحر زبردست ہو
یہ کلام سنکر اسنے عرض کیا کہ بزرگان طلسم اس طلسم کا زائچہ بنا کر جو کچھ حال کہ ہونے والا ہی لکھ گئے ہین
اگر ارشاد ہو تو وہ زائچہ لاؤن کیا بعید ہی کہ اسکا بھی حال لکھا ہو کوکب نے فرمایا کہ مجھے اسکا حال بخوبی